آفاقِ تحقیق

جلد04 شمارہ02(2023)

https://aafaq-e-adab.com

اسلامی فقہ میں خواتین کے حقوق کی تعبیر نو

Reinterpretation of Women's Rights in Islamic Jurisprudence

Dr. Naila Siddiq

Assistant Professor, Department of Islamic

Studies, University of Karachi

Email: *naila.siddiq@uok.edu.pk*

Abstract:

This paper explores the reinterpretation of women's rights within Islamic jurisprudence in light of contemporary social and legal realities. It addresses the dynamic nature of fiqh, emphasizing how classical principles can adapt to uphold justice and gender equity. The study engages with Quranic interpretations, prophetic traditions, and modern scholarly debates to highlight evolving perspectives on issues such as inheritance, education, employment, and personal autonomy for Muslim women.

Keywords: *Islamic Jurisprudence, Women's Rights, Reinterpretation, Gender Justice*

تعارف

اسلامی فقہ ایک زندہ اور ارتقائی نظام ہے جو وقت، مقام اور حالات کے مطابق فکری وسعت رکھتا ہے۔ خصوصاً خواتین کے حقوق کے حوالے سے فقہی تعبیرات کو عصرِ حاضر کے تناظر میں نئے زاویوں سے دیکھنے کی ضرورت بڑھ گئی ہے۔ اسلام نے خواتین کو جو بنیادی حقوق دیے، وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مختلف سماجی و ثقافتی عناصر کے زیر اثر ان کی عملی صورت میں تبدیلی آئی۔ اس تحقیق کا مقصد ان حقوق کی از سرِ نو تعبیر کرتے ہوئے اسلامی اصولوں کی روشنی میں خواتین کے مقام اور حیثیت کو اجاگر کرنا ہے۔

اسلامی فقہ کا تعارف اور ارتقائی نوعیت

فقہ کی بنیاد، مکاتبِ فکر، اور اجتہاد کی وسعت

اسلامی فقہ شریعتِ اسلامی کی عملی شکل ہے، جو قرآن، سنت، اجماع اور قیاس جیسے اصولوں پر مبنی ہے۔ فقہ کا مقصد یہ ہے کہ مسلمانوں کو ان کی روزمرہ زندگی میں پیش آنے والے مسائل کے حل کے لیے رہنمائی فراہم کرے۔ فقہ نہ صرف عبادات و معاملات بلکہ معاشرت، سیاست، معیشت، اور خاندانی قوانین جیسے شعبوں پر بھی محیط ہے۔

فقہی ارتقا کے دوران مختلف مکاتبِ فکر سامنے آئے، جن میں **حنفی، مالکی، شافعی، اور حنبلی** اہلِ سنت کے مشہور مکاتب ہیں، جبکہ **جعفری** مکتب اہلِ تشیع کا معروف فقہی نظام ہے۔ ہر مکتبِ فکر نے اپنے دور کے مسائل کو سمجھتے ہوئے مخصوص اصول اور ترجیحات اختیار کیں، لیکن ان کا مقصد ایک ہی تھا: قرآن و سنت کے مطابق ایک منظم اور منصفانہ قانونی نظام فراہم کرنا۔

فقہ کی سب سے اہم خصوصیت اس کا اجتہادی مزاج ہے۔ اجتہاد کا مطلب ہے: عقل و علم کی روشنی میں نئے مسائل کے حل تلاش کرنا۔ اجتہاد ہی وہ دروازہ ہے جو فقہ کو جامد ہونے سے بچاتا ہے اور ہر دور کے تقاضوں کے مطابق اسے متحرک و فعال رکھتا ہے۔ یہی اصول فقہ کو جدید دور کے سماجی و قانونی مسائل سے ہم آہنگ کرنے کی بنیاد فراہم کرتا ہے، جس میں خواتین کے حقوق کا موضوع بھی نمایاں ہے۔

قرآنی آیات اور احادیث میں خواتین کے حقوق کی بنیاد

تعلیم، وراثت، نکاح، طلاق، اور مالی خود مختاری سے متعلق اصول

اسلام نے عورت کو نہ صرف روحانی مساوات عطا کی بلکہ معاشرتی، خاندانی، اور قانونی حیثیت بھی عطا کی۔ یہ حقوق قرآن کریم کی متعدد آیات اور نبی اکرم ﷺ کی احادیث میں صراحت سے بیان ہوئے ہیں۔

تعلیم

(ابن ماجہ) "علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔" :پیغمبر اسلام ﷺ کا ارشاد ہے
یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ تعلیم نہ صرف مرد بلکہ عورت کے لیے بھی ایک دینی فریضہ ہے۔

وراثت

:قرآن میں صراحت سے آیا ہے
(النساء:11) "...لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ"
یعنی بیٹے کو دوگنا اور بیٹی کو ایک حصہ، جو اس کے حقوق کو مکمل تحفظ دیتا ہے، نہ کہ محرومی۔

نکاح

:قرآن نے عورت کو نکاح میں رضا کی شرط دی

(البقرہ:232)"...فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ"
یعنی عورتوں کو ان کی مرضی سے نکاح کرنے سے نہ روکو۔

طلاق

:قرآن طلاق کو ناگزیر صورت میں آخری حل کے طور پر بیان کرتا ہے، اور عدل وانصاف کی تاکید کرتا ہے
(البقرہ:229)"فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ"
عورت کو خلع کا حق بھی دیا گیا ہے جو کہ ایک مضبوط قانونی تحفظ ہے۔

مالی خود مختاری

قرآن فرماتا ہے
(النساء:32)"لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوا وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ"
مالی حقوق کی شکلیں ہیں۔ all—عورت کو اس کی کمائی پر مکمل اختیار حاصل ہے۔ مہر، وراثت، نان ونفقہ

نتیجہ

اسلام نے عورت کو مکمل حقوق دیے ہیں، جو نہ صرف عبادات بلکہ عائلی، سماجی اور معاشی میدان میں بھی نمایاں ہیں۔ ان کا فقہی دائرہ کار وقت کے تقاضوں سے ہم آہنگ رہتے ہوئے تعبیر نو کا متقاضی ہے۔

تاریخی وروایتی فقہی تشریحات میں خواتین کی حیثیت

مختلف مکاتبِ فکر میں خواتین کے احکام کی تفصیل اور چیلنجز

اسلامی فقہ کی تدوین جب عباسی عہد میں ہوئی، تو اس وقت کے سماجی وثقافتی حالات مردانہ بالادستی پر مبنی تھے۔ فقہا نے اپنی تعبیرات میں قرآن وسنت کو بنیاد بنایا، لیکن نے —بعض اوقات ان کی تفسیری ترجیحات پر اس وقت کے معاشرتی رجحانات کا اثر بھی دیکھا گیا۔ چنانچہ مختلف مکاتبِ فکر—جیسے **حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی**، اور **جعفری** خواتین کے احکام پر الگ الگ تفصیلات فراہم کیں۔

حنفی فقہ میں عورت کو نکاح، خلع، اور گواہی کے معاملات میں محدود دائرہ دیا گیا، مثلاً مالی معاملات میں عورت کی گواہی مرد کے مساوی نہ سمجھی گئی۔

شافعی فقہ نے عورت کے امام ہونے یا قاضی بننے کی اجازت نہیں دی۔

مالکی اور حنبلی فقہ میں بعض امور جیسے سفر یا ملازمت کے لیے مرد سرپرست کی اجازت کو لازم قرار دیا گیا۔

جعفری فقہ میں نکاحِ متعہ اور وراثت میں مخصوص احکام شامل ہیں، جو بعض اوقات خواتین کے لیے مراعات اور بعض اوقات پابندیاں بن جاتے ہیں۔

ان تعبیرات میں کئی جگہ عورت کو "ناقص العقل" یا "ضعیف" کے عنوان سے محدود حقوق کا حامل سمجھا گیا، جو کہ قرآنی تعلیمات کے عمومی توازن سے متصادم دکھائی دیتا ہے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں فقہ کی اجتہادی وسعت اور روایتی تشریحات میں فرق محسوس ہوتا ہے۔

چیلنجز تب پیدا ہوتے ہیں جب ان روایتی تعبیرات کو آج کے تعلیمی، سماجی اور قانونی منظرنامے پر نافذ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ایسی صورت میں عورت کی جدید تعلیم، ملازمت، سیاسی شرکت، اور مساوات جیسے تصورات کو اکثر فقہی روایات سے متصادم پایا جاتا ہے۔

عصرِ حاضر کے سماجی مسائل اور فقہی تجدید کی ضرورت

جدید تقاضوں میں اجتہاد، خواتین کی ملازمت، قیادت، اور مساوات کے مسائل

موجودہ دور میں خواتین کی تعلیم، پیشہ ورانہ شمولیت، سیاسی قیادت، اور قانونی تحفظ جیسے موضوعات سماجی سطح پر بڑی اہمیت اختیار کر چکے ہیں۔ تاہم، روایتی فقہی تشریحات ان مسائل کے ساتھ ہم آہنگ نہیں رہیں، جس کی وجہ سے اجتہادی تجدید کی شدید ضرورت محسوس ہوتی ہے۔

اجتہاد وہ علمی عمل ہے جو فقہ کو وقت کے تقاضوں سے ہم آہنگ بناتا ہے۔ لیکن اجتہاد کو ایک محدود طبقہ تک محدود کر دینے کی وجہ سے فقہی نظام میں جمود پیدا ہو گیا، خاص طور پر خواتین سے متعلق معاملات میں۔

آج عورت نہ صرف تعلیمی اداروں بلکہ طب، قانون، بینکنگ، ٹیکنالوجی اور سیاست میں نمایاں کردار ادا کر رہی ہے۔ فقہی لحاظ سے اس کی حلال **خواتین کی ملازمت** آمدنی، کام کی شرائط، اور حدود کے حوالے سے نئی اجتہادی رہنمائی کی ضرورت ہے۔

خواتین کی سیاسی و سماجی قیادت پر فقہی اختلاف موجود رہا ہے۔ کچھ روایتی تعبیرات نے عورت کی قیادت کو مکمل طور پر ناجائز قرار دیا، جبکہ معاصر علماء نے عہد **قیادت** نبوی ﷺ اور خلافت راشدہ کے تناظر میں عورتوں کے مشورتی کردار کو بنیاد بنا کر اس کی اجازت دی ہے۔

مساوات اسلامی تعلیمات مرد و عورت دونوں کو "انسان" کی حیثیت سے مساوی درجہ دیتی ہیں۔ تاہم، بعض فقہی تعبیرات میں مرد کو فوقیت حاصل ہے۔ اس حوالے سے نئے اجتہادی مکالمے کی ضرورت ہے، جو قرآنی اصولوں جیسے *عدل*، *رحم*، اور *تقویٰ* پر مبنی ہوں۔

نتیجہ یہ ہے کہ موجودہ دور کے پیچیدہ سماجی مسائل، جیسے کہ گھریلو تشدد، وراثت سے محرومی، تعلیمی عدم مساوات، اور قانونی بے یقینی، اس بات کے متقاضی ہیں کہ فقہ کو اجتہادی بنیاد پر از سرِ نو دیکھا جائے۔ یہ تجدید فقہ کے اصل مقصد—عدل و فلاح—کے عین مطابق ہو گی۔

خواتین کے حقوق کی تعبیر نو کا عملی اطلاق

عصری اسلامی اسکالرز کے اجتہادی کام، قوانینِ عائلی، اور پالیسی کی سفارشات

فقہی نظریات کے ساتھ ساتھ ان کا عملی اطلاق بھی انتہائی اہم ہے، خصوصاً جب بات خواتین کے حقوق کی ہو۔ آج کے مسلم معاشرے میں خواتین کو درپیش چیلنجز صرف نظری نوعیت کے نہیں بلکہ عملی، قانونی اور پالیسی سطح پر بھی موجود ہیں۔ ان مسائل کو حل کرنے کے لیے اجتہادی فکر اور عملی اقدامات کا امتزاج ضروری ہے۔

عصری اسلامی اسکالرز کا کردار

:عصرِ حاضر میں کئی نامور اسلامی مفکرین اور فقہا نے خواتین کے مسائل پر اجتہادی زاویے سے کام کیا ہے

ڈاکٹر یوسف القرضاوی نے "فقہ النساء" میں خواتین کے حقوق کو زمان و مکان کی تبدیلیوں کے مطابق تشریح کیا۔

جاوید احمد غامدی نے عورت کے معاشرتی، قانونی اور مذہبی کردار کو قرآن و سنت کی روشنی میں نئے انداز سے پیش کیا۔

فاضل دیوبندی اور بریلوی مدارس کے کئی معاصر علماء نے "خواتین کی قیادت"، "وراثت"، اور "خلع" کے مسائل پر جدید تناظر میں فتاویٰ دیے۔

:قوانینِ عائلی میں اصلاحات

ء کے آئین میں خواتین کے بنیادی حقوق جیسے وراثت، خلع، اور بچوں کی تحویل کو تسلیم کیا گیا، مگر عملی نفاذ میں **1973ء کے عائلی قوانین** اور بعد ازاں **1956** پاکستان میں کئی رکاوٹیں آج بھی موجود ہیں۔

اسلامی نظریاتی کونسل، شریعہ اکیڈمی اسلام آباد، اور فقہی تحقیقاتی ادارے ان قوانین کو بہتر بنانے میں کلیدی کردار ادا کر سکتے ہیں۔

پالیسی کی سفارشات

اجتہادی کونسلز کا قیام

ایسی ادارہ جاتی فقہی کونسلیں قائم کی جائیں جو خواتین سے متعلق مسائل پر منظم اجتہاد کریں۔

علمی و قانونی نصاب میں اصلاح

مدارس، یونیورسٹیز، اور قانون ساز اداروں میں خواتین کے حقوق پر مبنی نصاب متعارف کروایا جائے جو قرآنی اصول اور عصری تقاضوں میں ہم آہنگی پیدا کرے۔

شرعی عدالتوں میں خواتین قاضی کی شمولیت

خواتین ججز یا قاضی کے اجتہادی و قانونی کردار کو تسلیم کیا جائے تاکہ خواتین کی فہم و ترجیحات قانونی سطح پر منعکس ہو سکیں۔

خواتین کے لیے مفت قانونی معاونت

خواتین کے لیے عدالتوں میں آسان اور مفت قانونی مدد فراہم کی جائے تاکہ وہ اپنے شرعی و قانونی حقوق کا تحفظ کر سکیں۔

مساجد اور مدارس میں خواتین کی مذہبی تعلیم پر زور

دینی تعلیم کے ادارے خواتین کے لیے علمی و اجتہادی تربیت کے مواقع مہیا کریں تاکہ وہ خود بھی فقہی فہم میں حصہ ڈال سکیں۔

خلاصہ

اس مقالے میں اسلامی فقہ کے تناظر میں خواتین کے حقوق کی از سرِ نو تعبیر پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ ڈاکٹر نائلہ صدیق نے قرآن و سنت، فقہی اصولوں، اور معاصر فکری مباحث کی روشنی میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ فقہ جامد نہیں بلکہ اجتہاد کے ذریعے عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق ڈھل سکتی ہے۔ خاص طور پر خواتین کی تعلیم، وراثت، معاشرتی شرکت اور قانونی حیثیت جیسے امور پر جدید فقہی تعبیرات ایک مثبت رجحان کی عکاسی کرتی ہیں۔

یہ تحقیق واضح کرتی ہے کہ اسلامی اصول کسی بھی دور میں عدل، توازن، اور انسانی وقار کے لیے رہنمائی فراہم کر سکتے ہیں، بشرطیکہ ان کی تعبیر زندہ، فکری، اور حالات کے مطابق کی جائے۔ اس کے لیے اجتہادی اداروں، اسلامی جامعات، اور قانون ساز اداروں کو باہمی ہم آہنگی سے کام کرنے کی ضرورت ہے تاکہ اسلامی فقہ میں خواتین کے حقوق ایک عملی حقیقت بن سکیں۔

اندرونی حوالہ جات

مودودی، ابوالاعلیٰ (1980)۔ تفہیم القرآن، لاہور: ادارہ ترجمان القرآن۔

قرضاوی، یوسف (1996)۔ فقہ الزکاۃ، قاہرہ: دارالشروق۔

حسن، احمد (2001)۔ اسلام میں خواتین کے حقوق، کراچی: اسلامک پبلیکیشنز۔

فرحی، جاوید احمد (2008)۔ میزان، لاہور: المورد۔

ندوی، سید سلیمان (1973)۔ خطبات مدراس، لکھنؤ: ندوۃ المصنفین۔

الغزالی، محمد (1990)۔ السنۃ النبویۃ بین أھل الفقہ وأھل الحدیث، قاہرہ: دارالشروق۔

ابن رشد (1985)۔ بدایۃ المجتہد، قاہرہ: دارالحدیث۔

صدیقی، رشید احمد (2002)۔ اسلام اور عورت، لاہور: مجلس ترقی ادب۔

نصرت، طاہر (2015)۔ اجتہاد اور عصر حاضر، اسلام آباد: اسلامی نظریاتی کونسل۔

خان، خالد مسعود (2003)۔ اسلامی قانون کا ارتقاء، لاہور: جامعہ پنجاب۔

مفتی تقی عثمانی (2010)۔ فقہی مقالات، کراچی: مکتبہ دارالعلوم۔

نجم، فاطمہ (2012)۔ خواتین اور اسلامی ریاست، لاہور: سنگ میل پبلیکیشنز۔

اسماعیل، رعنا (2017)۔ جدید فقہ اور خواتین، اسلام آباد: شریعہ اکیڈمی۔

جاوید غامدی (2005)۔ برہان، لاہور: المورد۔

خان، مہوش (2020)۔ اسلامی معاشرہ اور عورت، کراچی: دانش پبلشرز۔

فاروقی، سحر (2019)۔ اسلامی قانون میں خواتین کی حیثیت، لاہور: ادارہ تحقیقات اسلامی۔

دارالافتاء، جامعہ بنوریہ (2018)۔ عورت کی قیادت اور شرعی احکام، کراچی۔

اشرف، نعیم (2021)۔ اسلام، عورت، اور اجتہاد، راولپنڈی: النور پبلیکیشنز۔

رفیع، ناہید (2014)۔ فقہ اسلامی اور صنفی مساوات، لاہور: بزم تحقیق۔

حسن، بشریٰ (2023)۔ جدید دور میں اجتہاد اور فقہی تعبیرات، لاہور: فکر نو۔